اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کے بارے میں تحقیق کرلیا کرو. کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں کسی گروہ کو نقصان پہنچا دو اور پھر تم اپنے کئے پر پشیمان ہو. (القرآن، ٦:٤٩)

کیا تمام صحابہ عادل اور سچے تھے ؟

شیعہ ان تمام اصحابِ رسولؐ کو مانتے ہیں جو رسول اللّٰہؐ کی تعلیمات پر آپ کی زندگی میں اور آپ کی رحلت کے بعد بھی قائم رہے. اس کے برعکس نظریہِ اہلِسنّت کے مطابق جن لوگوں نے رسولؐ کو چند لمحوں کے لئے بھی دیکھا ہے، وہ بھی صحابی ہیں اور بالائے تنقید ہیں. حالانکہ اس نظریے کو قرآن اور تاریخی واقعات سے ثابت نہیں کیا جا سکتا اور یہ نظریہ دونوں گروہ کے مابین وجہء اختلاف ہے.

جائز قرار دیتے ہیں جو کھلم کھلا گناہگار ہو!!

- علی القاریالہروی الحنفی، شرح فقہ الاکبر، بذیل عنوان 'نیک یا گنہگار شخص کے پیچھے نماز کی اجازت ہے'.

- ابن تیمیہ، مجمع فتاوی، (ریاض، ١٣٨١)، ج ٣، ص ٢٨١

مگر ماضی کو کریدنے سے کیا فائدہ؟؟ ہمارا ولید جیسے نام نہاد صحابہ کے کرتوت پیش کرنے سے یہ مقصد ہرگز نہیں کہ کسی کی خوامخواہ غیبت اور عیب کشائی کی جائے. بلکہ مسلمانوں کو بہت احتیاط اور تحقیق کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے مذہبی عقائد اور سنّتِ رسولؐ کے بارے میں خبریں اور علم کن ذرائع سے حاصل کرتے ہیں. اس کا فیصلہ اسی طرح کیا جاسکتا ہے کہ اصحابِ رسولؐ کی زندگی کا بغور معائنہ کیا جائے کیونکہ ان کے اعمال ہی سے ان کے باکردار اور معتبر ہونے کا پتہ چل سکتا ہے. اس سلسلے میں رسول اکرمؐ نے ہمیں پہلے ہی خبردار کردیا ہے: " میں تم سب سے پہلے حوض پر پہنچوں گا ، اور جو میرے پاس سے گزرے گا وہ ایسا سیراب ہوگا کہ کبھی‌تشنگی نہ محسوس کرے گا. میرے پاس کچھ لوگ آئینگے جن کو میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے مگر ان کو مجھ سے جدا کردیا جائے گا. میں پکاروں گا 'میرے اصحاب! ایک جوابی ندا آئے گی کہ 'آپ کو نہیں معلوم کہ انھوں نے آپ کے بعد کیا کیا.' تو پھر میں کہوں گا کہ 'دور کردو ان کو جو میرے بعد بدل گئے." (- صحیح البخاری، انگریزی ترجمہ، ج ٨، ک ٧٦، ش ٥٨٥)

اصحابِ رسولؐ کے بارے میں شیعوں کا نظریہ:

تمام شیعہ رسولؐ کے مخلص اصحاب سے محبت کرتے ہیں جن کی قرآن میں تعریف کی گئی اور جس تعریف کے اہل ولید بن عقبہ جیسے لوگ نہیں ہوسکتے جو سنّی عقیدے کے مطابق 'صحابی' مشہور ہونے کے باوجود حدیث اور سنّتِ رسول کے معتبر راوی یا قابلِ تقلید نمونہ نہیں ہوسکتے. لہذا شیعہ تمام اصحاب کے یکساں معتبر ہونے پر یقین نہیں رکھتے بلکہ ہر صحابی کی سوانح حیات کی جانچ پڑتال کرکے یہ معلوم کرنے کی جستجو کرتے ہیں کہ کس حد تک پیغامِ نبوی کی پابندی کی. بلاشبہ ایسے بے شمار نیک صحابی ہیں جن میں عمار، مقداد ، سلمان، ابوذر، جابر اور ابن عباس جیسے اور اصحاب شامل ہیں. آخر میں ہم چوتھے امام زین العابدینؑ کی دعا میں سے کچھ حصہ بیان کرنا چاہیں گے، جو آپ نے اصحابِ رسولؐ کے حق میں فرمائی :

" بارِ الہٰا! خصوصیت سے اصحابِ محمدؐ میں سے وہ افراد جنھوں نے پوری طرح پیغمبرؐ کا ساتھ دیا اور ان کی نصرت میں پوری شجاعت کا مظاہرہ کیا اور ان کی مدد پر کمر بستہ رہے اور ان پر ایمان لانے میں جلدی اور ان کی دعوت کی طرف سبقت کی اور جب پیغمبرؐ نے اپنی رسالت کی دلیلیں ان کے گوش گزار کیں تو انھوں نے لبّیک کہی اور ان کا بول بالا کرنے کے لئے بیوی بچوں کو چھوڑ دیا اور امرِ نبوت کے استحکام کے لئے باپ اور بیٹوں تک سے جنگیں کیں اور نبی اکرمؐ کے وجود کی برکت سے کامیابی حاصل کی. اس حالت میں کہ ان کی محبت دل کے ہر رگ و ریشہ میں لئے ہوئے تھے اور ان کی محبت و دوستی میں ایسی نفع بخش تجارت کے متوقع تھے جس میں کبھی نقصان نہ ہو اور جب ان کے دین کے بندھن سے وابستہ ہوئے تو ان کے قوم قبیلے نے انھیں چھوڑ دیا اور جب ان کے سایہء قرب میں منزل کی تو اپنے بیگانے ہوگئے. تو اے میرے معبود. انھوں نے تیری خاطر اور تیری راہ میں جو سب کو چھوڑ دیا تو (جزا کے موقع پر) انھیں فراموش نہ کرنا اور ان کی فداکاری اور خلق خدا کو تیرے دین پر جمع کرنے اور رسول کے ساتھ داعیء حق بن کر کھڑے ہونے کے صلے میں انھیں اپنی خوشنودی سے سرفراز و شادکام فرما." (صحیفہ الکاملہ، (انگریزی ترجمہ، لندن ١٩٨٨)، ص ٢٧)

دین حق کے بارے میں مزید جاننے کے لئے دیکھئے: ***http://al-islam.org/faq/***

صحابی کی تعریف:

مشہور سنّی عالم ابن حجر العسقلانی نے صحابی کی تعریف ایسے بیان کی ہے کہ وہ شخص جس نے اسلام قبول کرنے کے بعد رسول اللّٰہؐ سے ملاقات کا شرف حاصل کیا اور مرتے وقت تک دینِ اسلام پر قائم رہا۔ ابن حجر نے مندرجہ ذیل شرائط کو پورا کرنے والے کو بھی صحابی شمار کیا ہے:

- وہ تمام لوگ جنھوں نے پیغمبرؐ سے ملاقات کی چاہے ملاقات کا دورانیہ طویل ہو یا مختصر۔
- جنھوں نے رسول اللّٰہؐ سے روایات کی ہوں اور جنھوں نے نہ کی ہوں !
- جنھوں نے رسول اللّٰہؐ کے ساتھ جنگ کی ہو اور جنھوں نے نہ کی ہو۔
- جنھوں نے رسول اللّٰہؐ کی خالی ایک جھلک دیکھی ہو لیکن آپ کی محفل میں شریک نہ ہوئے ہوں۔
- اور وہ بھی جنھوں نے رسولؐ کو کسی مجبوری (مثلاً نابینائی) کی بدولت نہ دیکھا ہو۔

(ابن حجر العسقلانی، العصابہ فی تمیز الصحابہ، بیروت، ج ۱، ص ۱۰)

کیا تمام صحابہ عادل اور راستگو تھے؟

اہلسنت اس مسلئے پر متفق ہیں کہ تمام صحابہ عادل، قابلِ اعتماد اور امّت میں سب سے افضل تھے۔ کئی سنی علماء نے اس عقیدے کا اظہار کیا ہے جن میں درج ذیل شامل ہیں:

- ابن حجر العسقلانی، الاءصابہ فی تمیز الصحابہ، مصر، ج ۱، ص ۲۲-۱۷
- ابن ابی حاتم الرازی، الجرح والتعدیل، حیدرآباد، ج ۱، ص ۹-۷
- ابن الاثیر، اسدالغابہ فی معرفت الصحابہ، ج ۱، ص ۳-۲

مگر ناقابلِ تردید ثبوت کی روشنی میں یہ عقیدہ قبول کرنا مشکل ہو جاتا ہے مثلاً یہ واقعہ ملاحظہ فرمائیے:

"الزبیر نے مجھ سے بیان کیا کہ ان کا اصحابِ بدر میں شامل ایک انصاری سے رسول اللّٰہؐ کے سامنے ایک چشمے کے متعلق اختلاف ہو گیا، جو آبیاری کے کام میں آتا تھا۔ اللّٰہ کے رسولؐ نے ارشاد فرمایا: اے زبیر۔ پہلے اپنے باغ میں پانی دو اور پھر اپنے ہمسائے کی طرف بہنے دو۔' اس پر انصاری کو غصّہ آیا اور کہنے لگا، 'یا رسول اللّٰہ ! کیا یہ (ترجیح) اس لئے ہے کہ یہ (زبیر) آپ کے چچازاد بھائی ہیں؟' یہ سن کر رسولؐ کا چہرہء انور بوجہء جلال متغیر ہو گیا اور آپؐ نے الزبیر سے فرمایا، 'اپنے باغ کی آبیاری کرو اور پھر پانی کو روک لو، کہ دیواروں تک پہنچ جائے۔' اس سے پیشتر رسول خداؐ نے فراخدلانہ فیصلہ دیا جس سے اس انصاری اور زبیر دونوں کو فائدہ ہو، مگر جب انصاری نے رسولؐ کو ناراض کیا تو آپ نے حسب قانون الزبیر کو اس کا پورا حق دے دیا۔ زبیر کا کہنا تھا کہ 'بخدا یہ آیت اسی فیصلے کے سلسلے میں نازل ہوئی : آپ کے پروردگار کی قسم! وہ مومن نہیں ہوسکتے مگر یہ کہ وہ اپنے اختلافات میں آپ کو حکم اور فیصلہ کرنے والا مانیں،اور پھر آپ کے فیصلے پر دل میں کوئی ناراضگی محسوس نہ کریں اور اسے مکمل طور پر تسلیم کرلیں.(القرآن، ۴:۶۵)

صحیح البخاری، (انگریزی ترجمہ، ج ۳، ک ۴۹، ش ۸۷۱)

عقیدہء اہلسنّت کے مطابق یہ صحابی بالائے تنقید ہے اور مسائلِ سنّت میں معتبر ہے اور اس کی مثال ایک بہترین نمونہ ہے، باوجود یہ کہ اس صحابی نے نہ صرف رسولؐ کے فیصلے کو تسلیم نہیں کیا بلکہ اپنے رویّے سے آپؐ کو ناراض بھی کیا، جس کی وجہ سے آیاتِ قرآنی کا نزول ہوا۔

بدقسمتی سے تاریخِ اسلام ایسی کئی شخصیات سے بھری پڑی ہے جنھیں شرائطِ اہلسنّت کے مطابق صحابی کہا جاتا ہے حالانکہ وصالِ رسولؐ سے قبل یا بعد میں، یا دونوں ادوار میں وہ غیراسلامی حرکات کے مرتکب ہوئے!

الولید بن عقبہ:

کیا وہ شخص جو صاحبِ ایمان ہو، اس شخص کی طرح ہے جو فاسق ہے؟ نہیں! یہ دونوں کبھی برابر نہیں ہوسکتے. (القرآن، ۳۲:۱۸)

نامور مفّسرینِ اہلسنّت کا کہنا ہے کہ اس آیۃ مبارکہ کے نزول کی وجہ ایک واقعہ تھا اور اس آیت میں 'صاحبِ ایمان' سے مراد امام علی ابن ابیطالبؑ ہیں اور لفظ 'فاسق' ایک 'صحابی' کے لئے استعمال ہوا ہے جس کا نام الولید ابن عقبہ بن ابی معیط تھا۔

- القرطبی، تفسیر، (مصر، ۱۹۳۷)، ج ۱۴، ص ۱۰۵
- الطبری، تفسیر جامع البیان، مندرجہ بالا آیت کی تفسیر
- الواحدی، اسباب النزول، (دارالدیان لی‌تراث ایڈیشن)، ص ۲۹۱

ہماری نظر سے یہ آیۃ مبارکہ ابھی گزری ہے، جس میں مومنین کو تاکید کی گئی ہے کہ بلاتحقیق کسی فاسق کی خبر پر یقین نہ کریں: **"اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو اس کے بارے میں تحقیق کرلیا کرو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تم نادانی میں کسی گروہ کو نقصان پہنچا دو اور پھر تم اپنے کئے پر پشیمان ہو."** (القرآن، ۴۹:۶) ایک دلچسپ بات یہ کہ اس آیت کی تفسیر کے ذیل میں اسی ولید سے متعلق ایک اور واقعہ پتہ چلتا ہے جس میں اس کے کسی معاملے میں جھوٹ بولنے پر اس آیت کا نزول ہوا اور اس کو فاسق قرار دیا گیا۔

- ابن کثیر، تفسیر القرآن العظیم، (بیروت، ۱۹۸۶)، ج ۴، ص ۲۲۴ - القرطبی، تفسیر (مصر، ۱۹۳۷)، ج ۱۶، ص ۳۱۱
- السیوطی و المحلّی، تفسیر الجلالین، (مصر، ۱۹۲۴)، ج ۱، ص ۱۸۵
- ابو امینہ بلال فلپس، تفسیر السورۃ الحجرات، (ریاض)، ص ۶۳-۶۲

جیسا کہ ابو امینہ بلال فلپس نے کہا 'نہایت احتیاط ضروری ہے جب خبر دینے والے وہ لوگ ہوں جن کا کردار مشکوک ہو، یا جن کی ایمانداری ثابت نہ ہوئی ہو، یا جن کی گناہگاری مشہور ہو۔' مگر اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ اہلسنت کی کتبہائے احادیث میں اس ولید ابن عقبہ سے روایت کردہ احادیث موجود ہیں!!

- ابو داود، سنن، (۱۹۷۳)، کتاب الترجل، باب فی‌الخلوق الرجال، ج ۴، ص ۴۰۴، ش ۴۱۸۱
- احمد ابن حنبل، المسند، اول مسند المدنین اجمعین، ش ۱۵۷۸۴

الولید کی مکاری دور نبوی کے بعد بھی جاری رہی۔ خلیفہء سوئم عثمان کے زمانے میں اس کو کوفہ کا گورنر بنادیا گیا جہاں اس کی شرارت جاری رہی۔ ایک دفعہ اس نے نشے کے عالم میں نماز کی امامت کرتے ہوئے نماز فجر کی دو کے بجائے چار رکعات پڑھادیں، جس کے بعد، بحکم عثمان اس کو سزا دی گئی۔ یہ واقعہ مندرجہ ذیل کے علاوہ اور بھی کئی بےشمار کتابوں میں ملتا ہے۔

- صحیح البخاری، (انگریزی ترجمہ)، ج ۵، ک ۵۷، ش ۴۵، ج ۵، ک ۵۸، ش ۲۱۲
- الطبری، (انگریزی ترجمہ)، ج ۱۵، ص ۱۲۰

سنّی فقہاء اسی فاسق 'صحابی' ولید کی مثال کو بطور دلیل استعمال کرتے ہوئے ایسے شخص کے پیچھے نماز